ہونا چاہئیے ۔ اگر نوازشریف نفاذ شریعت کے لئے اتنے مخلص ہیں تو سب سے پہلے جمعہ کی چھٹی بحال کریں ۔ اس کے ساتھ سودی نظام سے ملک کو پاک کریں اور عدالت سے وہ رٹ واپس لیں جو حکومت نے سودی نظام کے خاتمہ کی خلاف دائر کی ہے اور یہاں پر مشاہد حسین ، شیخ رشید اور عابدہ حسین برانڈ اسلام نافذ نہ کریں بلکہ پوری قوم کا یہ مطالبہ ہے کہ پاکستان میں طالبان کے نافذ کردہ قرآن وسنت پر مبنی حقیقی اسلامی قوانین نافذ کریں ۔ حکمرانوں کو شریعت مطہرہ میں اپنی مرضی کی تراش خراش نہیں کرنی چاہئیے اس کے ساتھ ہی حکومت فوراً قبائلی علاقہ جات میں نفاذ اسلام کو ایک آرڈی نینس کی صورت میں نافذ العمل کرے ۔ اس کیلئے انہیں سینٹ اور پارلیمنٹ کی ضرورت نہیں ۔ دینی جماعتیں اب نوازشریف کو اس عذرلنگ کا موقع نہیں دینگی کہ وہ سینٹ میں شریعت بل کو منظور نہیں کراسکتے یہ بل اب انہیں ہر طریقے اور ہر حربے سے سینٹ سے منظور کرانا ہوگا چاہے اس کےلئے اسے اقتدار کی قربانی بھی دینی پڑجائے ۔ اگر یہ بل نوازشریف سینٹ سے پاس نہ کراسکے تو پھر اس منافقت اور فراڈ پر نہ تو پاکستان کے غیور دینی جذبہ سے سرشار عوام نوازشریف کو معاف کرینگے اور نہ ہی خدا کے حضور اسکی معافی قابل قبول ہوگی ۔

افغانستان پر ایران ، روس ، امریکہ کی متوقع جارحیت

پاکستان ، افغانستان کے پڑوسی ملک ایران نے افغانستان کی سرحدات کے ساتھ دولاکھ اسی ہزار افواج جمع کردی ہیں اور جنگی مشقوں کی آڑ میں تحریک طالبان پر دباؤ ڈال رہا ہے ۔ ان مشقوں اور جارحیت کے ذریعہ ایران کئی امور پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے ۔ (۱) طالبان کی بڑھتی ہوئی طاقت اور عظمت کو کم کرنا (۲) طالبان کی بڑھتی ہوئی کامیابیوں اور فتوحات کو روکنا (۳) طالبان کے مخالفین قوتوں کو اندرون ملک سنبھالنا دینا اور ان کو طالبان کے خلاف بغاوت پر اکسانا (۴) افغانستان میں رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ایرانی فوجی اور اسلحہ سے لوگوں کی توجہ ہٹانا (۵) پاکستان کو عالمی اور سیاسی سطح پر بدنام کرنا ۔ اس کے علاوہ اور کئی عوامل ہیں جن کی بنا پر ایران افغانستان کی خلاف ننگی جارحیت کرنے پر تلا ہوا ہے ۔ ایران کے حالیہ جارحانہ کردار سے اس کے اسلامی انقلاب کا چہرہ اور برہم سب کے سامنے آشکارا ہوگیا ہے ۔ صرف ذاتی مفادات اور مسلکی تعصب کی بناء پر اپنے دو پڑوسی ممالک کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہونا بلکہ بغض طالبان میں امریکہ جسے ایران شیطان بزرگ کہتا ہے اور برطانیہ اور شاطن رسول سلمان رشدی کے ساتھ بھی ہاتھ ملاتا ہے ۔ ان اقدامات کے بعد

ایران اور اس کا انقلاب پوری طرح عیاں ہوگیا ہے۔ اقوام متحدہ کے نمائندے لخزر ابرہیمی دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات کررہے ہیں۔ اور جلتی آگ پر پانی ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اور ادھر کرغستان میں ایرانی اسلحہ سے بھری ہوئی ٹرین جوکہ افغانستان میں طالبان مخالفین کو "امداد" کے نام پر بھیجی جارہی تھی ایک مقامی ریلوے اسٹیشن پر پکڑی گئی ہے۔ دنیا بھر کو ایک بار پھر ایرانی جارحیت کا واضح ثبوت مل گیا ہے لیکن اقوام متحدہ اور یہاں پاکستان میں جماعت اسلامی کے کرتا دھرتا سارا نزلہ طالبان پر گرا رہے ہیں۔ ان کو ابھی تک ظالم ومظلوم میں تمیز اور فرق محسوس نہیں ہوتا۔ حکمتیار کے غم میں اب تک یہ لوگ نڈھال ہورہے ہیں۔ اسی ربانی اور حکمتیار اور مسعود کے ہاتھوں امت مسلمہ اور افغانستان جگہ ہنسائی کا ذریعہ بنے اور اب بھی یہ گندے انڈے ایران کی گھود میں جمع ہیں اور انڈیا کے ساتھ ملکر پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

اس کے ساتھ ہی روس کی پندرہ سو کمانڈوز آرمی نو سال کے بعد دوبارہ افغانستان میں طالبان مخالفین کے علاقوں میں فضائی راستوں سے اترچکی ہے۔ اور یوں ایک بار پھر روس کو افغانستان میں مداخلت کا موقع سابقہ افغان قیادت اور ایران نے فراہم کردیا ہے۔ روس نے ترکمانستان ازبکستان کے ساتھ طالبان کے خلاف دفاعی معاہدہ بھی کرلیا ہے۔ موجودہ صورتحال میں روس اور ایران کے عزائم میں کوئی فرق نہیں۔ گذشتہ ماہ ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر نے روسی افواج اور حکومت سے طالبان کے خلاف اپنی فوج کشی میں تعاون طلب کیا ہے۔ روسی افواج کی افغانستان میں دوبارہ آمد اسی دعوت کا نتیجہ ہے۔ عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کےلئے روسی افواج کی دوبارہ افغانستان میں آمد ایک بہت بڑا المیہ ہے اور اس سے سب کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اگر فوری طور پر تحریک طالبان اور افغانستان کی حکومت کی مدد اور اسے تسلیم نہیں کیا گیا تو اس کا خمیازہ صدیوں تک عالم اسلام کو بھگتنا پڑے گا۔

اس کے ساتھ ہی امریکی سینٹ میں نائب وزیرخارجہ انڈرفرتھ نے اسامہ بن لادن اور افغانستان پر دوبارہ حملہ کا سگنل دے دیا ہے۔ اس سے پہلے امریکہ کی یہودن وزیرخارجہ مسز البرائٹ اور وزیردفاع نے بھی متعدد بار نئے حملوں کا پروگرام بنایا ہے۔ دنیا کی تمام بڑی طاقتیں سٹوڈنٹس (طالبان) کی نوزائدہ حکومت کو کچلنے کیلئے بےتاب ہیں اور ان کے ساری خارجہ پالیسیاں اور فوجی قوت تحریک طالبان کے خلاف صرف ہورہی ہے۔ ان کا جرم صرف خدا کی زمین پر خدا کا نظام جاری رکھنا قرار دیا جارہا ہے اور اس لئے کہ یہ غازی و صحرائی پراسرار بندے غلامی کو قبول نہیں کرتے بلکہ